www.pklibrary.net

گرم کوٹ

www.pklibrary.net

گرم کوٹ

میں نے دیکھا ہے معراج الدین ٹیلر ماسٹر کی دوکان پر بہت سے عمدہ عمدہ سوٹ آویزاں ہوتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر اکثر میرے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ میرا اپنا گرم کوٹ بالکل پھٹ گیا ہے۔ اور اس سال ہاتھ تنگ ہونے کے باوجود مجھے ایک نیا گرم کوٹ ضرور سلوا لینا چاہیئے ٹیلر ماسٹر کی دکان کے سامنے سے گذرنے یا اپنے محکمہ کی تفریح کلب میں جانے سے گریز کروں تو ممکن ہے مجھے گرم کوٹ کا خیال بھی نہ آئے کیونکہ کلب میں جب سنتا سنگھ اور یزدانی کے کوٹوں کے نفیس ورسٹڈ (WORSTED) میرے سمند تخیل پہ تازیانہ لگاتے ہیں تو میں اپنے کوٹ کی بوسیدگی کو شدید طور پر محسوس کرنے لگ جاتا ہوں۔ یعنی وہ پہلے سے کہیں زیادہ پھٹ گیا ہے۔

بیوی بچوں کو پیٹ بھر روٹی کھلانے کے لئے مجھ سے معمولی کلرک کو اپنی بہت سی ضروریات ترک کرنی پڑتی ہیں۔ اور انہیں جگر تک پہنچتی ہوئی سردی سے بچانے کے لئے خود موٹا جھوٹا پہننا پڑتا ہے ..... یہ گرم کوٹ میں نے پارسال دہلی دروازے سے باہر پرانے کوٹوں کی

www.pklibrary.net

ایک دکان سے مول لیا تھا۔ کوٹوں کے سوداگر نے پرانے کوٹوں کی سینکڑوں گانٹھیں کسی مرانجا اینڈ کمپنی کراچی سے منگوائی تھیں۔ میرے کوٹ میں نقلی سلک کے استر سے بنی ہوئی اندرونی جیب کے نیچے مرانجا اینڈ کو کا لیبل لگا ہوا تھا۔ مگر کوٹ مجھے ملا بہت سستا۔ مہنگا روئے ایک بار سستا روئے بار بار۔ . . . . . اور میرا کوٹ ہمیشہ ہی پھٹا رہتا تھا۔

اسی دسمبر کی ایک شام کو تفریح کلب سے واپس آنے پر میں اراوتا انارکلی میں سے گذرا۔ اس وقت میری جیب میں دس روپے کا نوٹ تھا۔ آٹا دال، ایندھن، بجلی، بیمہ کمپنی کے بل چکا دینے پر میرے پاس وہی دس کا نوٹ بچ رہا تھا۔ . . . . . جیب میں دام ہوں تو انارکلی میں سے گذرنا معیوب نہیں۔ اُس وقت اپنے آپ پر غصہ بھی نہیں آتا۔ بلکہ اپنی ذات کچھ بھلی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت انارکلی میں چاروں طرف سوٹ ہی سوٹ نظر آ رہے تھے اور ساڑھیاں، چند سال سے ہر نتھو خیرا سوٹ پہننے لگا ہے۔ . . . میں نے سنا ہے گذشتہ چند سال میں کئی ٹن سونا ہمارے ملک سے باہر چلا گیا ہے۔ . . . . . شاید اسی لئے لوگ جسمانی زیبائش کا خیال بھی بہت زیادہ رکھتے ہیں۔ نئے نئے سوٹ پہننا۔ اور خوب شان سے رہنا ہمارے افلاس کا بدیہی ثبوت ہے۔ ورنہ

www.pklibrary.net

جو لوگ سچ مچ امیر ہیں۔ ایسی شان شوکت اور ظاہری تکلفات کی چنداں پروا نہیں کرتے۔

کپڑے کی دکان میں ورسٹڈ کے تھانوں کے تھان کھلے پڑے تھے۔ انہیں دیکھتے ہوئے میں نے کہا۔ کیا میں اس مہینے کے بچے ہوئے دس روپوں میں سے کوٹ کا کپڑا خرید کر بیوی بچوں کو بھوکا ماروں؟ لیکن کچھ عرصہ کے بعد میرے دل میں نئے کوٹ کے ناپاک خیال کا زہر گھل شروع ہوا۔ میں اپنے پرانے گرم کوٹ کا بٹن پکڑ کر اسے بل دینے لگا۔ چونکہ تیز تیز چلنے سے میرے جسم میں حرارت آگئی تھی۔ اس لئے موسم کی سردی اور اس قسم کے خارجی اثرات میرے کوٹ خریدنے کے ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر رہے۔ مجھے تو اس وقت اپنا وہ کوٹ بھی سراسر تکلف نظر آنے لگا۔

ایسا کیوں ہوا؟ میں نے کہا ہے جو شخص حقیقتاً امیر ہوں وہ ظاہری شان کی چنداں فکر نہیں کرتے۔ جو لوگ سچ مچ امیر ہوں۔ انہیں تو پھٹا ہوا کوٹ بلکہ قمیص بھی تکلف میں داخل سمجھنی چاہئے تو کیا میں سچ مچ امیر تھا کہ . . . . . ؟

میں نے گھبرا کر ذاتی تجزیہ چھوڑ دیا اور بہ مشکل دس کا نوٹ صحیح سلامت لئے گھر پہنچ گیا۔

www.pklibrary.net

شمی، میری بیوی، میری منتظر تھی۔

آٹا گوندھتے ہوئے اُس نے آگ پھونکنی شروع کر دی ——

کم بخت منگل سنگھ نے اس دفعہ لکڑیاں گیلی بھیجی تھیں۔ آگ جلنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ زیادہ پھونکیں مارنے سے گیلی لکڑیوں میں سے اور بھی زیادہ دھواں اُٹھا۔ شمی کی آنکھیں لال انگارہ ہو گئیں۔ اُن سے پانی بہنے لگا۔

"کم بخت کہیں کا۔ . . . منگل سنگھ" میں نے کہا۔ "ان پُرنم آنکھوں کے لئے منگل سنگھ تو کیا میں تمام دنیا سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوں۔ . ."

بہت تگ و دو کے بعد لکڑیاں آہستہ آہستہ چٹخنے لگیں۔ آخر ان پُرنم آنکھوں کے پانی نے میرے غصّے کی آگ بجھا دی۔ . . . شمی نے میرے شانہ پر سر رکھا اور میرے پھٹے ہوئے گرم کوٹ میں پتلی پتلی انگلیاں داخل کرتی ہوئی بولی۔

"اب تو یہ بالکل کام کا نہیں رہا"

میں نے دھیمی سی آواز سے کہا۔ "ہاں"

"سی دوں؟ . . . یہاں سے . . ."

"سی دو۔ اگر کوئی ایک آدھ تار نکال کر رفو کر دو تو کیا کہنے ہیں"

کوٹ کو الٹتے ہوئے شمی بولی۔ "استر کو تو موٹی ٹڈیاں چاٹ رہی

www.pklibrary.net

ہیں . . . . نقلی ریشم کا ہے نا . . . یہ دیکھئے۔"

میں نے شمی سے اپنا کوٹ چھین لیا۔ اور کہا "مشین کے پاس بیٹھنے کی بجائے تم میرے پاس بیٹھو۔ شمی . . . . . دیکھتی نہیں ہو دفتر سے آرہا ہوں . . . . . یہ کام تم اُس وقت کر لینا جب میں سو جاؤں"

شمی مسکرانے لگی۔

وہ شمی کی مسکراہٹ اور میرا پھٹا ہوا کوٹ!

شمی نے کوٹ کو خود ہی ایک طرف رکھ دیا۔ بولی "میں خود بھی اس کوٹ کی مرمت کرتے کرتے تھک گئی ہوں . . . . . اسے مرمت کرنے میں اُس گیلے ایندھن کو جلانے کی طرح جان مارنی پڑتی ہے . . . . . آنکھیں دُکھنے لگتی ہیں . . . . آخر آپ اپنے کوٹ کے لئے کپڑا کیوں نہیں خریدتے؟"

میں کچھ دیر سوچتا رہا۔

یوں تو میں اپنے کوٹ کے لئے کپڑا خریدنا گناہ خیال کرتا تھا مگر شمی کی آنکھیں! . . . . اُن آنکھوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے میں منگل سنگھ تو کیا تمام دُنیا سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو جاؤں۔ ورسٹڈ کے تھانوں کے تھان خرید لوں۔ نئے گرم کوٹ کے لئے کپڑا خریدنے کا خیال دل میں پیدا ہوا ہی تھا کہ پُشپا مُنی بھاگتی ہوئی کہیں سے

www.pklibrary.net

آگئی۔ آتے ہی برآمدے میں ناچنے اور گانے لگی۔ اُس کی حرکات کتھاکلی مدراسے زیادہ کیف انگیز تھیں۔

مجھے دیکھتے ہوئے پشپامنی نے اپنا ناچ اور گانا ختم کر دیا۔ بولی۔

"بابوجی۔۔۔۔ آپ آگئے ہے۔۔۔۔ آج بڑی بہن جی (اُستانی) نے کہا تھا۔ میز پوش کے لئے دو سوتی لانا۔ اور گرم کپڑے پر کاٹ سکھائی جائے گی۔ گنیا ماپ کے لئے اور گرم کپڑا۔۔۔۔"

چونکہ اس وقت میرے گرم کوٹ خریدنے کی بات ہو رہی تھی۔ شمی نے زور سے ایک چپت اُس کے منہ پر لگائی اور بولی۔

"اِس جنم جلی کو ہر وقت۔۔۔۔۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ خریدنا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔ مشکل سے انہیں کوٹ سلوانے پر راضی کر رہی ہوں۔۔۔۔"

——— وہ پشپامنی کا رونا اور میرا اپنا کوٹ!

میں نے خلافِ عادت اونچی آواز سے کہا "شمی"

شمی کانپ گئی۔ میں نے غصے سے آنکھیں لال کرتے ہوئے کہا۔

"میرے اس کوٹ کی مرمت کر دو۔۔۔۔۔ ابھی۔۔۔۔۔ کسی طرح کرو۔۔۔۔۔ ایسے جیسے روپیٹ کر منگل سنگھ کی گیلی لکڑیاں جلا لیتی ہو۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں! ہاں! یاد آیا۔۔۔۔۔ دیکھو تو پشپامنی کیسے رو رہی ہے۔ پوپی بیٹا! اِدھر آؤ نا۔۔۔۔ اِدھر آؤ میری بچی۔ کیا کہا تھا تم نے؟

www.pklibrary.net

بولو تو . . . . . دو سوتی ؟ گنیا ماپ کے لئے اور کاٹ سیکھنے کو گرم کپڑا ؟ ——— بچو ننھا بھی تو ٹرائسکل کا راگ الاپتا اور غبارے کے لئے مچلتا سو گیا ہو گا۔ اُسے غبارہ نہ لے دو گی تو میرا کوٹ سل جائے گا۔ ہے نا ؟ . . . . کتنا رو دیا ہو گا بے چارہ . . . . شمی ! کہاں ہے بچو ؟

"جی سو رہا ہے . . . ." شمی نے سہمے ہوئے جواب دیا۔

" اگر میرے گرم کوٹ کے لئے تم ان معصوموں سے ایسا سلوک کرو گی۔ تو مجھے تمہاری آنکھوں کی پروا ہی کیا ہے ؟" پھر میں نے دل میں کہا۔ کیا یہ سب کچھ میرے گرم کوٹ کے لئے ہو رہا ہے۔ شمی سچی ہے یا میں سچا ہوں۔ پہلے میں نے کہا ——— دونوں . . مگر جو سچا ہوتا ہے۔ اُس کا ہاتھ ہمیشہ اوپر رہتا ہے۔ میں نے خود ہی دبتے ہوئے کہا۔

"تم خود بھی تو اُس دن کاغذی رنگ کے مینا کار کانٹوں کے لئے کہہ رہی تھیں . . . ."

"ہاں . . . . . جی . . . . کہہ تو رہی تھی مگر . . . ."

مگر . . . . مگر اس وقت تو مجھے اپنے گرم کوٹ کی جیب میں دس روپے کا نوٹ ایک بڑا بھاری خزانہ معلوم ہو رہا تھا !

× × × × × × ××

www.pklibrary.net

دوسرے دن شمی نے میرا کوٹ کہنیوں پر سے رفو کر دیا۔ ایک جگہ جہاں پر سے کپڑا بالکل اڑ گیا تھا۔ صفائی اور احتیاط سے کام لینے کے باوجود سلائی پر بدنما سلوٹیں پڑنے لگیں۔ اس وقت معراجدین ٹیلر ماسٹر کی دکان کی دکان میرے ذہن میں گھومنے لگی۔ اور یہ میرے تخیل کی پختہ کاری تھی۔ میرے تخیل کی پختہ کاری اکثر مجھے مصیبت میں ڈالے رکھتی ہے۔ میں نے دل میں کہا "معراج دین کی دوکان پر ایسے سوٹ بھی تو ہوتے ہیں جن پر سلائی سمیت سو روپے سے بھی زیادہ لاگت آتی ہے۔۔۔۔ میں ایک معمولی کلرک ہوں۔۔۔۔۔۔ اس کی دکان میں ٹنگے ہوئے سوٹوں کا تصور کرنا عبث ہے۔۔ عبث۔۔۔"

مجھے فرصت میں پاکر شمی میرے پاس آ بیٹھی۔ اور ہم دونوں خریدی جانے والی چیزوں کی فہرست بنانے لگے۔۔۔۔ جب ماں باپ اکٹھے ہوتے ہیں تو بچے بھی آجاتے ہیں۔۔۔ پشپا منی اور بچو آ گئے۔ آندھی اور بارش کی طرح شور مچاتے ہوئے۔

شمی کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ یوں ہی میں نے کافوری رنگ کے میسنا کار کانٹے سب سے پہلے لکھے۔ اچانک رسوئی کی طرف میری نظر اٹھی۔ چولھے میں لکڑیاں دھڑ دھڑ جل رہی تھیں۔۔۔۔ اور ادھر شمی کی آنکھیں بھی دو چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن تھیں۔

www.pklibrary.net

معلوم ہوا کہ منگل سنگھ گیلی لکڑیاں واپس لے گیا ہے۔

"وہ شہتوت کے ڈنڈے جل رہے ہیں۔ اور کھوکھا"۔۔۔۔ شمی نے کہا۔

اور اوپلے؟"

"جی ہاں، اوپلے بھی۔۔۔"

"منگل سنگھ دیوتا ہے۔۔۔۔ شاید میں بھی عنقریب گرم کوٹ کے لئے اچھا سا ورسٹڈ خرید لوں۔ تاکہ تمہاری آنکھیں یونہی چمکتی رہیں انہیں تکلیف نہ ہو ——— اس ماہ کی تنخواہ میں تو گنجائش نہیں۔۔۔۔ اگلے ماہ ضرور۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔"

"جی ہاں، جب سردی گذر جائے گی۔۔۔"

پشپا منی نے کئی چیزیں لکھائیں۔ دو سوتی، گنیا ماپ کے لئے گرم بلیزر سبز رنگ کا ایک گز مربع، ڈی، ایم، سی کے گولے، گوٹے کی مغزی ——— اور امرتیاں اور بہت سے گلاب جامن۔۔۔ موئی نے سب کچھ ہی تو لکھوا دیا۔ مجھے دائمی قبض تھی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ یونانی دواخانہ سے اطریفل زمانی کا ایک ڈبہ بھی لا رکھوں۔ دودھ کے ساتھ تھوڑا سا پی کر سو جایا کروں گا۔ مگر موئی پشپا نے اس کے لئے گنجائش ہی کہاں رکھی تھی۔ اور جب پشپا منی نے کہا۔ "گلاب جامن" تو اسکے

www.pklibrary.net

منہ میں پانی بھر آیا۔ میں نے کہا سب سے ضروری چیز تو یہی ہے ....
شہر سے واپس آنے پر میں گلاب جامن وہاں چھپا دوں گا۔ جہاں سیڑھیوں میں باہر جمعدار اپنا دودھ کا کلسہ رکھ دیا کرتا ہے! اور پشیامنی سے کہوں گا کہ میں تو لانا ہی بھول گیا .... تمہارے لئے گلاب جامن ....
.... اوہو! .... اُس وقت اُس کے منہ میں پھر پانی بھر آئے گا۔ اور گلاب جامن نہ پاکر اُس کی عجیب کیفیت ہوگی۔

پھر میں نے سوچا۔ بچو بھی تو صبح سے غبارے اور ٹرائسکل کے لئے ضد کر رہا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ اپنے آپ سے سوال کیا "اطریفل زمانی"؟ شمی بچو کو پچکارتے ہوئے کہہ رہی تھی "بچو بیٹی کو ٹرائسکل لے دوں گی۔ اگلے مہینے ..... بچو بیٹی سارا دن چلایا کرے گی۔ ٹرائسکل .... پوپی مُنا کچھ نہیں لے گا ...."

بچو چلایا کرے گی" اور پوپی مُنا نہیں لے گا!"

——— اور میں نے شمی کی آنکھوں کی قسم کھائی۔ کہ جب تک ٹرائسکل کے لئے چھ سات روپے جیب میں نہ ہوں۔ میں نیلے گنبد کے بازار سے نہیں گذروں گا۔ اس لئے کہ دام نہ ہونے کی صورت میں نیلے گنبد سے گذرنا بہت معیوب ہے۔ خواہ نخواہ اپنے آپ پر غصہ آئے گا۔ اپنی ذات سے نفرت پیدا ہوگی۔

www.pklibrary.net

اُس وقت شمی بلجیمی آئینے کی بیضوی ٹکڑی کے سامنے اپنے کافوری سپیدسوٹ میں کھڑی تھی۔ میں چپکے سے اُس کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور کہنے لگا "میں بتاؤں تم اس وقت کیا سوچ رہی ہو؟"

"بتاؤ تو جانوں . . ."

"تم کہہ رہی ہو۔ کافوری سپیدسوٹ کے ساتھ وہ کافوری رنگ کے مینا کار کانٹے پہن کر ضلع دار کی بیوی کے ہاں جاؤں تو دنگ رہ جائے . . . . . ."

"نہیں تو" شمی نے ہنستے ہوئے کہا "آپ میری آنکھوں کی تعریف کرتے ہیں۔ میں نے کہا دیکھوں تو اِن میں کیا دھرا ہے . . . سچی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ سچ مچ میری آنکھوں کے مداح ہوتے۔ تو کبھی کا گرم . . ."

میں نے شمی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ میری تمام خوشی بے بسی میں بدل گئی۔ میں نے آہستہ سے کہا "بس . . . . اِدھر دیکھو . . . .

. . . . . اگلے مہینے ——— ضرور خرید لوں گا . . . ."

"جی ہاں، جب سردی . . . ."

——— پھر میں اپنی اِس حسین دنیا کو جس کی تخلیق پر محض دس روپے صرف ہوئے تھے۔ تصوّر میں بسائے بازار چلا گیا۔

× × × × × ×

www.pklibrary.net

میرے سوا انار کلی میں سے گذرنے والے ہر ذی عزت آدمی نے گرم سوٹ پہن رکھا تھا۔ لاہور کے ایک لحیم و شحیم جنٹلمین کی گردن نکٹائی اور مکلف کالر کے سبب میرے چھوٹے بھائی کے پالتو دبلی کتے "ٹائیگر" کی گردن کی طرح اکڑی ہوئی تھی۔ میں نے ان سوٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لوگ سچ مچ بہت مفلس ہو گئے ہیں..... اس مہینے معلوم کتنا سونا چاندی ہمارے ملک سے باہر چلا گیا ہے۔" کانٹوں کی دکان پر میں نے کئی جوڑیاں کانٹے دیکھے۔ اپنی تخیل کی پختہ کاری سے میں شمی کی کافوری سپیڈ سوٹ میں ملبوس ذہنی تصویر کو کانٹے پہنا کر پسند یا ناپسند کر لیتا..... کافوری سپیڈ سوٹ..... کافوری مینا کار کانٹے..... کثرتِ اقسام کے باعث ان میں سے میں ایک بھی منتخب نہ کر سکا۔

اُس وقت بازار میں مجھے یزدانی مل گیا۔ وہ تفریح کلب سے جو دراصل پریل کلب تھی۔ پندرہ روپے جیت کر آیا تھا۔ اُس کے چہرے پر اگر سُرخی اور بشاشت کی لہریں دکھائی دیتی تھیں۔ تو کچھ تعجب کی بات نہ تھی۔ میں ایک ہاتھ سے اپنی جیب کی سلوٹوں کو چھپانے لگا۔ نچلی بائیں جیب پر ایک روپے کے برابر کوٹ سے ملتے ہوئے رنگ

www.pklibrary.net

کا پیوند بہت ہی ناموزوں دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔ میں اُسے بھی ایک ہاتھ سے چھپاتا رہا۔ پھر میں نے دل میں کہا۔ کیا عجب یزدانی نے میرے شانے پر ہاتھ رکھنے سے پہلے میری جیب پر کی سلوٹیں اور وہ روپے برابر کوٹ کے رنگ کا پیوند دیکھ لیا ہو۔۔۔ اس کا بھی ردِّ عمل شروع ہوا اور میں نے دلیری سے کہا

"مجھے کیا پرواہے۔۔۔۔۔ یزدانی مجھے کونسی تھیلی بخش دے گا ۔۔۔ اور اس میں بات ہی کیا ہے۔ یزدانی اور سنتا سنگھ نے بارہا مجھ سے کہا ہے کہ وہ رفعتِ ذہنی کی زیادہ پرواکرتے ہیں۔ اور ورسٹڈ کی کم۔"

مجھ سے کوئی پوچھے۔ میں ورسٹڈ کی زیادہ پرواکرتا ہوں۔ اور رفعت ذہنی کی کم!

یزدانی رخصت ہوا اور جب تک وہ نظر سے اوجھل نہ ہو گیا میں غور سے اُس کے کوٹ کے نفیس ورسٹڈ کو پشت کی جانب سے دیکھتا رہا۔

پھر میں نے سوچا کہ سب سے پہلے مجھے پشپا منی کے لئے گلاب جامن اور امرتیاں خریدنی چاہئیں۔ کہیں واپسی پر سچ مچ بھول ہی نہ جاؤں۔ گھر پہنچکر انہیں چھپانے سے خوب تماشا رہے گا مٹھائی کی

www.pklibrary.net

دکان پر کھولتے ہوئے روغن میں کچوریاں خوب پھول رہی تھیں۔ میرے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس طرح جیسے گلاب جامن کے تخیل سے پشپا منی کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ قبض اور اطریفل زمانی کے باوجود میں سفید پتھر کی میز پر کہنیاں ٹکا کر بہت رغبت سے کچوریاں کھانے لگا۔ . . .

ہاتھ دھونے کے بعد جب پیسوں کے لئے جیب ٹٹولی۔ تو اس میں کچھ بھی نہ تھا۔ دس کا نوٹ کہیں گر گیا تھا!

× × × × × ×

کوٹ کی اندرونی جیب میں ایک بڑا سا سوراخ ہو رہا تھا۔ نقلی ریشم کو ٹڈیاں چاٹ گئی تھیں۔ جیب میں ہاتھ ڈالنے پر اس جگہ جہاں مرانجا مرانجا اینڈ کو کا لیبل لگا ہوا تھا۔ میرا ہاتھ باہر نکل آیا۔ نوٹ وہیں سے باہر گر گیا ہوگا۔

ایک لمحہ میں میں یوں دکھائی دینے لگا۔ جیسے کوئی بھولی سی بھیڑ اپنی خوبصورت پشم اتر جانے پر دکھائی دینے لگتی ہے۔

حلوائی بھانپ گیا۔ خود ہی بولا۔

"کوئی بات نہیں بابو جی . . . . پیسے کل آجائیں گے۔"

میں کچھ نہ بولا . . . کچھ بول ہی نہ سکا۔

صرف اظہار تشکر کے لئے میں نے حلوائی کی طرف دیکھا۔ حلوائی کے

www.pklibrary.net

پاس ہی گلاب جامن چاشنی میں ڈوبے پڑے تھے۔ روغن میں پھولتی ہوئی کچوریوں کے دھوئیں میں سے آتشیں سُرخ امرتیاں جگر پر داغ لگا رہی تھیں ..... اور ذہن میں پشپا منی کی دھندلی سی تصویر پھر گئی۔

میں وہاں سے بادامی باغ کی طرف چل دیا اور آدھ پون گھنٹہ کے قریب بادامی باغ کی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ اس عرصہ میں جنکشن کی طرف سے ایک مال گاڑی آئی۔ اس کے پانچ منٹ بعد ایک شنٹ کرتا ہوا انجن جس میں سے دھکے ہوتے سُرخ کوئلے لائن پر گر رہے تھے ——— مگر اُس وقت قریب ہی کی سالٹ ریفائنری میں سے بہت سے مزدور اوور ٹائم لگا کر واپس لوٹ رہے تھے ....

میں لائن کے ساتھ ساتھ دریا کے پل کی طرف چل دیا۔ چاندنی رات میں سردی کے باوجود کالج کے چند منچلے نوجوان کشتی چلا رہے تھے۔

"قدرت نے عجیب سزا دی ہے مجھے" میں نے کہا۔ "پشپا منی کے لئے گوٹے کی مغزی، ودسوتی، گلاب جامن اور شمی کیلئے کاغذی مینا کار کانٹے خریدنے سے بھی بڑھ کر کوئی گناہ سرزد ہو سکتا ہے۔ کس بے رحمی اور بے دردی سے میری ایک حسین مگر بہت سستی دنیا برباد کر دی گئی ہے ..... جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی

www.pklibrary.net

قدرت کا ایک شاہکار توڑ پھوڑ کے رکھ دوں۔

——— مگر پانی میں کشتی ران لڑکا کہہ رہا تھا۔

اس موسم میں تو راوی کا پانی گھٹنے گھٹنے سے زیادہ کہیں نہیں ہوتا۔"

"سارا پانی تو اوپر سے اپر باری دواب لے لیتی ہے . . . . . اور یوں بھی آج کل پہاڑوں پر برف نہیں پگھلتی" . . . . دوسرے نے کہا۔

میں ناچار گھر کی طرف لوٹا۔ اور نہایت بے دلی سے زنجیر ہلائی۔

میری خواہش اور اندازے کے مطابق پشپا مینی اور بچو بہت دیر ہوئی دہلیز پر سے اُٹھ کر بستروں میں جا سوئے تھے۔ شمی چولھے کے پاس شہتوت کے نیم جان کوئلوں کو تاپتی ہوئی کئی مرتبہ اونگھی اور کئی مرتبہ چونکی تھی۔ وہ مجھے خالی ہاتھ دیکھ کر ٹھٹک گئی۔ اُسی کے سامنے میں نے چور جیب کے اندر ہاتھ ڈالا اور لیبل کے نیچے سے نکال لیا۔ شمی سب کچھ سمجھ گئی۔ وہ کچھ نہ بولی . . . . . کچھ بول ہی نہ سکی۔

میں نے کوٹ کھونٹی پر لٹکا دیا۔ میرے پاس ہی دیوار کا سہارا لے کر شمی بیٹھ گئی اور ہم دونوں سوتے ہوئے بچوں اور کھونٹی پر لٹکتے ہوئے گرم کوٹ کو دیکھنے لگے۔

www.pklibrary.net

اگر شمی نے میرا انتظار کئے بغیر وہ کا فوری سوٹ بدل دیا ہوتا۔ تو شاید میری حالت اتنی متغیر نہ ہوتی!

× × × × × × ×

یزدانی اور سنتا سنگھ تفریح کلب میں پریل کھیل رہے تھے۔ انہوں نے دو دو، تین تین گھونٹ پی بھی رکھی تھی۔ مجھ سے بھی پینے کے لئے اصرار کرنے لگے۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ اس لئے کہ میری جیب میں دام نہ تھے۔ سنتا سنگھ نے اپنی طرف سے ایک آدھ گھونٹ زبردستی مجھے بھی پلا دیا۔ شاید اس لئے کہ وہ جان گئے تھے۔ کہ اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ یا شاید اس لئے کہ وہ رفعت ذہنی کی ورسٹڈ سے زیادہ پروا کرتے تھے۔

اگر گھر میں اُس دن شمی کو وہی کا فوری سپید سوٹ پہنے ہوئے دیکھ کر نہ آتا تو شاید پریل میں قسمت آزمائی کرنے کو میرا جی بھی نہ چاہتا۔ میں نے کہا۔ کاش! میری جیب میں ایک دو روپے ہوتے تو کیا عجب تھا کہ میں بہت سے روپے بنا لیتا ——— مگر میری جیب میں کل پونے چار آنے تھے۔

یزدانی اور سنتا سنگھ نہایت عمدہ ورسٹڈ کے سوٹ پہنے نیک عالم کلب کے سیکرٹری سے جھگڑ رہے تھے نیک عالم کہہ رہا تھا کہ وہ

www.pklibrary.net

تفریح کلب کو پریل کلب اور 'بار' بنتے ہوئے کبھی نہیں دیکھ سکتا۔
اُس وقت میں نے ایک مایوس آدمی کے مخصوص انداز میں جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور کہا "بیوی بچوں کے لئے کچھ خریدنا قدرت کے نزدیک گناہ ہے۔ اس حساب سے پریل کھیلنے کے لئے تو اُسے اپنی گرہ سے دام دے دینے چاہئیں۔ ہی ہی ہی۔۔۔۔ غی غی۔۔۔۔"

اندرونی کیسہ۔۔۔۔ بائیں بغلی جیب۔۔۔۔ کوٹ میں پشت کی طرف مجھے کوئی کاغذ سرکتا ہوا معلوم ہوا۔ اُسے سرکاتے ہوئے۔۔۔۔ میں نے دائیں جیب کے سوراخ کے نزدیک جا نکالا۔

——— وہ دس روپے کا نوٹ تھا۔ جو اُس دن اندرونی جیب کی تہ کے سوراخ میں سے گذر کر کوٹ کے اندر ہی اندر گم ہو گیا تھا!

× × × × × ×

اُس دن میں نے قدرت سے انتقام لیا۔ میں اُس کی خواہش کے مطابق پریل دریل نہ کھیلا۔ نوٹ کو مٹھی میں دبائے گھر کی طرف بھاگا۔ اگر اُس دن میرا انتظار کئے بغیر شمی نے وہ کا فوری سوٹ بدل دیا ہوتا۔ تو میں خوشی سے یوں دیوانہ کبھی نہ ہوتا۔

ہاں، پھر چلنے لگا وہی تخیل کا دور۔ گویا ایک حسین سے حسین دُنیا کی تخلیق میں دس روپے سے اوپر ایک دمڑی بھی خرچ نہیں آتی جب

www.pklibrary.net

میں بہت سی چیزوں کی فہرست بنا رہا تھا۔ شمی نے میرے ہاتھ سے کاغذ چھین کر پرزے پرزے کر دیا اور بولی۔

"اتنے قلعے مت بنایئے ..... پھر نوٹ کو نظر لگ جائے گی۔"

"شمی ٹھیک کہتی ہے" میں نے سوچتے ہوئے کہا۔ "نہ تخیل اتنا رنگین ہو اور نہ محرومی سے اتنا دکھ پہنچے۔"

پھر میں نے کہا۔ "ایک بات ہے شمی! مجھے ڈر ہے کہ نوٹ پھر کہیں مجھ سے گم نہ ہو جائے ..... تمہاری کھیمو (پڑوسن) بازار جا رہی ہے۔ اُس کے ساتھ جا کر تم یہ سب چیزیں خود ہی خرید لاؤ ..... کافوری مینا کا کانٹے ..... ڈی ایم سی کے گولے، مغزی ..... اور دیکھو پوپی منّا کے لئے گلاب جامن ضرور لانا ..... ضرور ....."

شمی نے کھیمو کے ساتھ جانا منظور کر لیا۔ اور اُس شام شمی نے کشمیرے کا ایک نہایت عمدہ سوٹ پہنا۔

بچوں کے شور و غوغا سے میری طبیعت بہت گھبراتی ہے۔ مگر اس دن میں عرصہ تک بچے ننھے کو اُس کی ماں کی غیر حاضری میں بہلاتا رہا۔ وہ رسوئی سے ایندھن کی کوٹھی، غسل خانے، نیم چھت پر ——— سب جگہ اُسے ڈھونڈتا پھرا میں نے اُسے پچکارتے ہوئے کہا۔

وہ ٹرائسکل لینے گئی ہے ..... نہیں جانے دو۔ ٹرائسکل گندی

www.pklibrary.net

چیز ہوتی ہے۔ اخ تھو۔۔۔۔ غبارہ لائے گی بی بی تمہارے لئے بہت خوبصورت غبارہ۔۔۔۔"

"بچو بیٹی" نے میرے سامنے تھوک دیا۔ بولی "اے۔۔۔۔۔۔ ای۔۔۔۔ گندی"۔

میں نے کہا "کوئی دیکھے تو۔۔۔۔ کیسا بیٹیوں جیسا بیٹا ہے"۔

پشپا منی کو بھی میں نے گود میں لے لیا اور کہا۔ پوپی منّا۔۔۔۔۔۔ آج گلاب جامن جی بھر کر کھائے گا نا!۔۔۔"

اُس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ وہ گودی سے اتر پڑی، بولی "ایسا معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جیسے ایک بڑا سا گلاب جامن کھا رہی ہوں"۔

بچو روتا رہا۔ پشپا منی کتھا کلی مدرا سے زیادہ حسین ناچ برامدے میں ناچتی رہی۔

مجھے میرے تخیل کی پرواز سے کون روک سکتا تھا۔ کہیں میرے تخیل کے قلعے زمین پر نہ آ رہیں۔ اسی ڈر سے تو میں نے شمی کو بازار بھیجا تھا۔ میں سوچ رہا تھا۔ شمی اب گھوڑے ہسپتال کے قریب پہنچ چکی ہوگی۔۔۔۔۔ اب کالج روڈ کی نکڑ پر ہوگی۔۔۔۔۔۔ اب گندے انجن کے پاس۔۔۔۔

اور ایک نہایت دھیمے انداز سے زنجیر ہلی۔

www.pklibrary.net

شمی سچ مچ آگئی تھی۔ دروازے پر۔

شمی اندر آتے ہوئے بولی: "میں نے دو روپے کھیمو سے اُدھار لے کر بھی خرچ کر ڈالے ہیں۔"

"کوئی بات نہیں۔" میں نے کہا۔

پھر بچو، پوپی مُنّا اور میں تینوں شمی کے آگے پیچھے گھومنے لگے۔ مگر شمی کے ہاتھ میں ایک بنڈل کے سوا کچھ نہ تھا۔ اُس نے میز پر بنڈل کھولا.....

——— وہ میرے کوٹ کے لئے بہت نفیس ورسٹڈ تھا!

پشپا منی نے کہا: "بی بی میرے گلاب جامن...."

شمی نے زور سے ایک چپت اس کے منہ پر لگا دی!